بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحُجّۃ

خلافت رسالت نبوۃ امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

نے پوچھا اے علی تم اپنے آپ کو کہاں پاتے ہو۔ فرمایا اتنا بلند کہ اگر چاہوں تو اپنے ہاتھ سے آسمان چھو لوں۔ پس یہ مطلب ہے شاخ کے آسمان تک بلند ہونے کا کہ حضرات آئمہ علیہم السلام کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی پا نہیں سکتا۔ ان کا دست تصرف زمین سے آسمان تک ہے۔

٨١ ـ محمد بن يحيى ، عن حمدان بن سليمان ، عن عبدالله بن محمد اليماني ، عن منيع
بن الحجاج ، عن يونس ، عن هشام بن الحكم ، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل: انعام
« لاينفع نفساً إيمانها لم تكن آمنت من قبل (يعني في الميثاق) أو كسبت في إيمانها خيراً » ٦/١٥٨
قال: الاقرار بالأنبياء و الأوصياء وأمير المؤمنين عليه السلام خاصة ، قال: لاينفع إيمانها لأنها سلبت .

٨١۔ ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۂ الانعام کی اس آیت کے متعلق پوچھا، نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان جب تک پہلے سے (یعنے روز میثاق) ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ذریعہ کسب خیر نہ کیا ہو۔ امام نے فرمایا اس سے مراد ہے انبیاء اور اوصیاء بالخصوص امیرالمومنین کا اقرار اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا ایمان بغیر اس کے فائدہ نہ دے گا کیونکہ سلب کر لیا گیا ہوگا۔

٨٢ ـ وبهذا الإسناد ، عن يونس ، عن صباح المزني ، عن أبي حمزة ، عن أحدهما عليهما السلام بقره
في قول الله جل وعز : « بلى من كسب سيئة و أحاطت به خطيئته » قال : إذا جحد إمامة ٢/٨١
أمير المؤمنين عليه السلام « فأولئك أصحاب النار هم فيها خالدون » .

٨٢۔ ابوحمزہ نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے سورۂ بقر کی اس آیت کی تفسیر پوچھی " ہاں جس نے گناہ کیا اور اس کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے کہ جن لوگوں نے امامت امیرالمومنین سے انکار کیا وہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

٨٣ ـ عدة من أصحابنا ، عن أحمد بن محمد بن أبي نصر ، عن حماد بن عثمان ، عن أبي
عبيدة الحذاء قال : سألت أباجعفر عليه السلام عن الاستطاعة و قول الناس ، فقال : وتلا هذه الآية هود
« ولايزالون مختلفين إلا من رحم ربك ولذلك خلقهم » يا أباعبيدة : الناس مختلفون في إصابة ١١/١١٨
القول و كلهم هالك ، قال قلت : قوله : « إلا من رحم ربك » ؟ قال : هم شيعتنا و لرحمته
خلقهم و هو قوله : « و لذلك خلقهم » يقول : لطاعة الإمام الرحمة التي يقول : « و رحمتي
وسعت كل شيء » يقول : علم الإمام ، و وسع علمه الذي هو من علمه كل شيء هم شيعتنا
ثم قال : « فسأكتبها للذين يتقون »[2] يعني ولاية غير الإمام و طاعته ، ثم قال : « يجدونه مكتوباً

عنقریب ہم لکھ لیں گے اس چیز کو جس سے وہ بچتے ہیں یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت۔ پھر خدا نے فرمایا وہ اس کو اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وصی اور قائم آل محمد جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور منکر وہ ہے جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی اُمت کا۔

اور آیہ۔ یُحِلُّ لَہُمُ الطَّیِّبَاتِ (حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہلبیت سے لیا جائے اور یُحَرِّمُ عَلَیْہِمُ الْخَبَائِثَ کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول امام اور یضع عنہم اصرھم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے پہلے تھا۔ والاغلال التی کانت علیھم سے مراد وہ طوق لعنت ہیں جو ان کے اس قول کی بنا پر تھے کہ ترک فضیلت امام کے خلاف انھیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انھوں نے فضیلت امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا اصر کے معنے ہیں گناہ، پھر خدا نے فرمایا۔ الذین آمنوا بہ یعنی امام پر ایمان لائے وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ الخ یعنی پھر انھوں نے عزت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یعنی جو لوگ جبت و طاغوت کی عبادت سے بچے رہے اور جبت و طاغوت فلاں فلاں فلاں ہیں اور عبادت سے مراد ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے انیبوا الی ربکم واسلموا لہ یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانبردار بنو، پھر خدا نے ان کی جزا بتائی، بشارت ہو ان کے لئے حیات و دنیا و آخرت میں۔

اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی اور ان کے دشمنوں کو قتل اور نجات آخرت کی اور حوض کوثر پر صادقین (آئمہ) کے ورود کی۔

توضیح:- اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنے مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور امر دین کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ اس لئے وہ اپنے عقائد میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انھوں نے امام برحق کی پیروی کی۔ کافر کا خذلان اور مومن کی توفیق خدا کی طرف سے ہے اور اس کے اختیار میں ہے لوگوں کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ انھوں نے مسائل دین میں بجائے امام برحق کی طرف رجوع کرنے کے اپنے ذاتی اجتہاد سے کام لیا۔ یہ اختلاف کرنے والے سب جہنمی ہیں۔ ہاں جن پر خدا رحم کرنے والا ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں خدا نے ان کو امام برحق کی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے خدا نے امام کے علم کو وسعت دی ہے علم امام علم الٰہی سے ہے اور ہر مسئلہ اور ہر حادثہ جو دنیا میں روز اوّل سے آخر دن تک ہونے والا ہے وہ امام کے علم میں ہے پس جو لوگ اتباع امام برحق کرتے ہیں اور ان کے سوا کسی دوسرے کی پیروی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے حسنات کو نظر میں رکھتا ہے سورۂ اعراف میں ہے۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل
الاعراف ۷/۱۵۷ یا مرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم والذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٓئک ھم المفلحون۔

دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ پس یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اسی حالت میں مرے، خدا نے اس طرح ان کو بدترین مکان میں پہنچا دیا اور ان کے لشکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے کہا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے، جب وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب ان کو پتہ چلے گا کہ بدترین جگہ میں کون ہے اور کس کا گروہ کمزور ہے۔

فرمایا یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دیکھیں گے اس سے مراد خروج قائم آلِ محمد ہے ساعت سے یہی مراد ہے وہ اس وقت جانیں گے کہ یہی وہ دن ہے اور قائم آلِ محمد کے ہاتھوں جو ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اس کا بھی پتہ چل جائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہ جان لیں گے کہ از روئے بدترین مقام اور کمزور گروہ کون ہے۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا، اور اللہ زیادہ کرتا ہے ان لوگوں کی ہدایت کو، فرمایا جنھوں نے قائم آلِ محمد کا اتباع کیا۔ حضرت کے خروج کے وقت پھر کسی کو انکار کرتے نہ بن پڑے گی۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے نہیں ہوں گے مالک شفاعت کے مگر وہی لوگ جنھوں نے خدا سے عہد کیا ہوگا حضرت نے فرمایا جنھوں نے ولایت امیرالمومنینؑ اور ان کے بعد کے آئمہ سے قربت خدا حاصل کی۔ مراد ہے اور یہی وہ عہد ہے جو من عند اللہ ہے۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ خدا اپنی محبت ان کے لئے قرار دے گا فرمایا جس ود کا ذکر خدا نے کیا ہے وہ ولایت امیرالمومنین ہے

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے "ہم نے اے رسولؐ تیری زبان پر ان کو آسان کر دیا ہے تاکہ تو متقیوں کو بشارت دے اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو اس سے ڈرائے۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسولؐ کی زبان پر آسانی سے جاری کیا قرآن کو جبکہ آپؐ نے روز غدیر خم اپنا قائم مقام بنایا۔ پس بشارت دی اس کی مومنین کو، اور ڈرایا اس سے کافروں کو، پس کتاب خدا میں جن کو قوم لدّا (جھگڑالو قوم) کہا گیا ہے۔ وہی منکرین ولایت امیرالمومنین مراد ہیں۔

پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا "تاکہ اے رسول! تو اس قوم کو ڈرائے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ اس قوم کو ڈراؤ جس میں تم ہو جیسے کہ تم سے پہلے انبیاء و مرسلین نے ان کو ڈرایا تھا مگر وہ خدا اور اس کے رسولؐ اور اس وعدہ عذاب سے غافل ہی رہے حالانکہ ان کے اکثر پر حق بات واضح ہو گئی تھی (ان لوگوں پر جنھوں نے ولایت امیرالمومنین کا اور دیگر آئمہ کا اقرار نہیں کیا)

یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے" امامت امیرالمومنین اور ان کے اوصیاء پر، پس جب انھوں نے اقرار نہ کیا تو

ملك ٦٧/٢٢ قُلْتُ : «أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبّاً عَلىٰ وَجْهِهِ أَهْدىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيّاً عَلىٰ صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ» قالَ :
إِنَّ اللهَ ضَرَبَ مَثَلَ مَنْ حادَ عَنْ وَلايَةِ عَلِيٍّ ، كَمَنْ يَمْشِي عَلىٰ وَجْهِهِ لا يَهْتَدِي لِأَمْرِهِ وَجَعَلَ مَنْ تَبِعَهُ
سَوِيّاً عَلىٰ صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ ، وَالصِّراطُ الْمُسْتَقِيمُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

الحاقة ٦٩/٤٠ قالَ : قُلْتُ : قَوْلُهُ : «إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ» ؟ قالَ : يَعْنِي جَبْرَئِيلَ عَنِ اللهِ فِي وَلايَةِ عَلِيٍّ
عليه السلام قالَ : قُلْتُ : «وَما هُوَ بِقَوْلِ شاعِرٍ قَلِيلاً ما تُؤْمِنُونَ» ؟ قالَ : قالُوا : إِنَّ مُحَمَّداً كَذّابٌ عَلىٰ
الحاقة ٦٩/٤٣ رَبِّهِ وَما أَمَرَهُ اللهُ بِهٰذا فِي عَلِيٍّ ، فَأَنْزَلَ اللهُ بِذٰلِكَ قُرْآناً فَقالَ : «إِنَّ (وَلايَةَ عَلِيٍّ) تَنْزِيلٌ مِنْ
رَبِّ الْعالَمِينَ ۞ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنا (مُحَمَّدٌ) بَعْضَ الْأَقاوِيلِ ۞ لَأَخَذْنا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۞ ثُمَّ لَقَطَعْنا مِنْهُ الْوَتِينَ»
ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ فَقالَ : «إِنَّ (وَلايَةَ عَلِيٍّ) لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۞ (لِلْعالَمِينَ) وَإِنّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ
مُكَذِّبِينَ ۞ وَإِنَّ (عَلِيّاً) لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكافِرِينَ ۞ وَإِنَّ (وَلايَتَهُ) لَحَقُّ الْيَقِينِ ۞ فَسَبِّحْ (يا مُحَمَّدُ) بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيمِ» يَقُولُ اشْكُرْ رَبَّكَ الْعَظِيمَ الَّذِي أَعْطاكَ هٰذا الْفَضْلَ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : «لَمّا سَمِعْنَا الْهُدىٰ آمَنّا بِهِ» ؟ قالَ : الْهُدَى الْوَلايَةُ ، آمَنّا بِمَوْلانا فَمَنْ
جن ٧٢/٢١ آمَنَ بِوَلايَةِ مَوْلاهُ «فَلا يَخافُ بَخْساً وَلا رَهَقاً» قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قالَ : لا تَأْوِيلٌ ، قُلْتُ : قَوْلُهُ : «لا أَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرّاً وَلا رَشَداً» قالَ : إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله دَعَا النّاسَ إِلىٰ وَلايَةِ عَلِيٍّ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ
فَقالُوا : يا مُحَمَّدُ أَعْفِنا مِنْ هٰذا ، فَقالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : هٰذا إِلَى اللهِ لَيْسَ إِلَيَّ ، فَاتَّهَمُوهُ وَخَرَجُوا
مِنْ عِنْدِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ : «قُلْ إِنِّي لا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَلا رَشَداً ۞ قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللهِ (إِنْ عَصَيْتُهُ)
أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَداً ۞ إِلّا بَلاغاً مِنَ اللهِ وَرِسالاتِهِ (فِي عَلِيٍّ)» قُلْتُ : هٰذا تَنْزِيلٌ ؟ قالَ :
جن ٧٢/٢٣ نَعَمْ ، ثُمَّ قالَ تَوْكِيداً : «وَمَنْ يَعْصِ اللهَ وَرَسُولَهُ (فِي وَلايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لَهُ نارَ جَهَنَّمَ خالِدِينَ فِيها
أَبَداً» قُلْتُ : «حَتّىٰ إِذا رَأَوْا ما يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ ناصِراً وَأَقَلُّ عَدَداً» يَعْنِي بِذٰلِكَ
الْقائِمَ وَأَنْصارَهُ .

قُلْتُ : «فَاصْبِرْ عَلىٰ ما يَقُولُونَ» ؟ قالَ : يَقُولُونَ فِيكَ «وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً ۞ وَذَرْنِي
(يا مُحَمَّدُ) وَالْمُكَذِّبِينَ (بِوَصِيِّكَ) أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلاً» قُلْتُ : إِنَّ هٰذا تَنْزِيلٌ ؟ قالَ : نَعَمْ
مدثر ٣/٣١ قُلْتُ : «لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ» ؟ قالَ : يَسْتَيْقِنُونَ أَنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَوَصِيَّهُ حَقٌّ ،
قُلْتُ : «وَيَزْدادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيماناً» ؟ قالَ : وَيَزْدادُونَ بِوَلايَةِ الْوَصِيِّ إِيماناً ، قُلْتُ : «وَلا يَرْتابَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ وَالْمُؤْمِنُونَ» ؟ قالَ : بِوَلايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام قُلْتُ : ما هٰذَا الْارْتِيابُ ؟ قالَ : يَعْنِي

ان کی سزا کا ذکر خدا نے یوں کیا ہے "ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (جھکا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک ان کے پیچھے، پھر اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ اب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انھوں نے ولایت امیرالمومنین اور دیگر آئمہ علیہم السلام سے انکار کیا ہے یہ تو دنیا کی سزا ہے (کہ وہ ذلیل ہیں) اور آخرت میں جہنم کی آگ ان کے لئے ہے ہی۔ اور فرمایا اے محمدؐ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے (ولایت علی پر) نہیں۔ پھر خدا فرماتا ہے اے رسول تم تو اسی کو ڈراؤ گے جو ذکر (امیرالمومنین کی پیروی کرے اور اللہ سے ڈرے، غیب کے متعلق (اے محمد) اسے بشارت دے دو، مغفرت اور بہت بڑے اجر کی۔

۹۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي
الصف ۶۱/۸ الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : «يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ»
قَالَ : يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِأَفْوَاهِهِمْ ، قُلْتُ : «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» قَالَ : وَاللهُ
تغابن ۶۴/۸ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَالنُّورُ هُوَ الْإِمَامُ ،
توبہ ۹/۳۳ قُلْتُ : «هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ» قَالَ : هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لِوَصِيِّهِ وَ
الْوَلَايَةُ هِيَ دِينُ الْحَقِّ ، قُلْتُ : «لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ» قَالَ : يُظْهِرُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَدْيَانِ عِنْدَ
قِيَامِ الْقَائِمِ ، قَالَ : يَقُولُ اللهُ : «وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ» : وَلَايَةِ الْقَائِمِ «وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ» بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ ، قُلْتُ :
هٰذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ فَتَنْزِيلٌ وَأَمَّا غَيْرُهُ فَتَأْوِيلٌ .

منافقون ۶۳/۳ قُلْتُ : «ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا» قَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَمَّى مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ رَسُولَهُ
فِي وَلَايَةِ وَصِيِّهِ مُنَافِقِينَ وَجَعَلَ مَنْ جَحَدَ وَصِيَّهُ وَإِمَامَتَهُ كَمَنْ جَحَدَ مُحَمَّداً وَأَنْزَلَ بِذٰلِكَ قُرْآناً فَقَالَ :
يَا مُحَمَّدُ : «إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ (بِوَلَايَةِ وَصِيِّكَ) قَالُوا : نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ وَاللهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ
وَاللهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَكَاذِبُونَ ۞ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ (وَ
توبہ ۹/۸۰ السَّبِيلُ هُوَ الْوَصِيُّ) إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۞ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا (بِرِسَالَتِكَ) وَ كَفَرُوا (بِوَلَايَةِ
وَصِيِّكَ) فَطَبَعَ (اللهُ) عَلَى قُلُوبِهِمْ ، فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ» ، قُلْتُ : مَا مَعْنَى لَا يَفْقَهُونَ ؟ قَالَ : يَقُولُ : لَا
يَعْقِلُونَ بِنُبُوَّتِكَ قُلْتُ : «وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ : تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ» ؟ قَالَ : وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْجِعُوا
منافقون ۶۳/۵ إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ يَسْتَغْفِرْ لَكُمُ النَّبِيُّ مِنْ ذُنُوبِكُمْ «لَوَّوْا رُؤُوسَهُمْ» قَالَ اللهُ : «وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ (عَنْ
بقرہ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ» عَلَيْهِ ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ مِنَ اللهِ بِمَعْرِفَتِهِ بِهِمْ فَقَالَ : «سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ
۲/۱۰۸ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ، لَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ ، إِنَّ اللهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ» يَقُولُ : الظَّالِمِينَ لِوَصِيِّكَ .

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ چاہتے ہیں کہ نورِ خدا کو پھونکوں سے بجھا دیں۔ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے نورِ ولایت امیر المومنین کو بجھانا چاہتے ہیں۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے یہ اللہ اس کے نور کو پورا کر دے گا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہے امامت کی تکمیل جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائے اور اس نور پر بھی جس کو ہم نے نازل کیا۔ پس یہاں نور سے مراد امام ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ برحق کے لئے بھیجا فرمایا، مطلب یہ ہے کہ اپنے رسولؐ کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا اور ولایت ہی دینِ حق ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے تاکہ وہ دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خدا فرماتا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کرنے والا ہے" یعنی ولایت قائم کا، اگرچہ کافر لوگ ولایت علی کو ناپسند کریں۔

میں نے کہا یہ الفاظ تنزیل ہیں فرمایا پہلی آیت میں یریدون ونے لیطفئوا الخ میں تنزیل ہے اور دوسری آیت لیظہرہ میں تاویل ہے

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا وہ ایمان لائے پھر کفر کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین میں ان لوگوں کو جنھوں نے اتباع نہ کیا۔ خدا کے رسولؐ کا، ان کے وصی کی ولایت کے متعلق اور خدا نے ان لوگوں کو جنھوں نے ولایت وصی سے انکار کیا مثل ان لوگوں کے قرار دیا ہے جنھوں نے محمدؐ کی نبوت سے انکار کیا اور قرآن میں فرمایا۔ اے محمدؐ جب منافقین تمہارے پاس (تمہارے وصی کے بارے میں کچھ کہنے) آئیں اور کہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (ولایت علی کو ماننے کے متعلق) جھوٹے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے اس لئے وہ نہیں سمجھتے یعنی تمہاری نبوت ہی کو نہیں سمجھتے۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے آؤ تاکہ رسولِ خدا تمہارے لئے استغفار کریں تو حضرت نے فرمایا۔ جب ان سے کہا گیا کہ ولایت علیؑ کی طرف رجوع کرو تاکہ رسولؐ تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں تو انھوں نے سر جھکا لئے، خدا فرماتا ہے اے رسولؐ تم نے دیکھا کہ وہ (ولایت علی) روگردانی کر رہے ہیں اور وہ تکبر کر رہے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کا رُخ بدل کر کہا اے رسولؐ تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرو اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ خدا قوم بدکار کی ہدایت نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے رسول یہ تمہارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔

میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے سورۂ الملک کی اس آیت کا، کیا وہ شخص جو اوندھے منہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر راستہ چلتا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ اللہ نے مثال دی ہے اس شخص کی جو ولایت علی کا منکر ہو اس

وصی کا حق ہیں۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو فرمایا۔ ولایت وصی سے ایمان زیادہ ہوگا۔ میں نے کہا اور اس کا کیا مطلب ہے اہل کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں فرمایا۔ علی کی ولایت میں، میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا یہ شک اہل کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے متعلق نہیں کیونکہ ان کی ولایت میں شک نہیں تھا۔

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے "نہیں ہے یہ مگر انسان کے لیے نصیحت"، فرمایا۔ اس سے مراد ولایت علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے " یہ ایک بہت بڑی ہے۔ فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے۔ تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا موخر، فرمایا۔ جس نے سبقت کی۔ ہماری ولایت کی طرف وہ روک دیا گیا جہنم سے اور جو پیچھے رہا۔ ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا"

میں نے پوچھا۔ اصحاب یمین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں میں نے پوچھا ہم نہیں تھے تو مصلّین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جنھوں نے ولایت کو وصی محمد اور ان کے بعد والے اوصیاء کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوٰۃ نہ بھیجی۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ تذکرہ سے رو گردانی کرتے رہے میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے "بے شک وہ نصیحت ہے۔ فرمایا ولایت مراد ہے۔

میں نے کہا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ وہ نذر کو وفا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ نذر سے وہ مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا۔ فرمایا۔ اس سے تنزیل ولایت مراد ہے۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں لیکن بتاویل یعنے بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا تذکرہ سے مراد ہے ولایت۔

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت، اور خدا نے فرمایا۔ اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے کیا تم (راوی) نہیں غور کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بتایا ہے پھر اپنے نبی پر قرآن کو نازل کیا اور فرمایا۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ تنزیل ہے فرمایا۔ ہاں۔

۹۲ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَلِيِّ
ط بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ : « وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ
۲۰/۱۲۴ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً » قَالَ : يَعْنِي بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : « وَ نَحْشُرُهُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ »؟ قَالَ : يَعْنِي أَعْمَى الْبَصَرِ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى الْقَلْبِ فِي الدُّنْيَا عَنْ وَلَايَةِ أَمِيرِ طٰه ۲۰/۱۲۴
الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قَالَ : وَهُوَ مُتَحَيِّرٌ فِي الْقِيَامَةِ يَقُولُ : «لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيراً قَالَ :
كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا» قَالَ : الْآيَاتُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام «فَنَسِيتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَىٰ» يَعْنِي
تَرَكْتَهَا وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُتْرَكُ فِي النَّارِ كَمَا تَرَكْتَ الْأَئِمَّةَ عليهم السلام ؛ فَلَمْ تُطِعْ أَمْرَهُمْ وَلَمْ تَسْمَعْ
قَوْلَهُمْ، قُلْتُ : «وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ»؟ طٰه ۲۰/۱۲۷
قَالَ : يَعْنِي مَنْ أَشْرَكَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام غَيْرَهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَتَرَكَ الْأَئِمَّةَ
مُعَانَدَةً فَلَمْ يَتَّبِعْ آثَارَهُمْ وَلَمْ يَتَوَلَّهُمْ ، قُلْتُ : «اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ» ؟ قَالَ : وَلَايَةُ شوریٰ ۴۲/۱۹
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، قُلْتُ : «مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ»؟ قَالَ : مَعْرِفَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام شوریٰ ۴۲/۲۰
وَالْأَئِمَّةِ «نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ»؟ قَالَ : نَزِيدُهُ مِنْهَا ، قَالَ : يَسْتَوْفِي نَصِيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ «وَمَنْ كَانَ
يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ»؟ قَالَ : لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ
الْقَائِمِ نَصِيبٌ .

۹۲ - میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں پر۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ اے محمد ولایت علیؑ کے بارے میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا۔ پھر فرماتا ہے کیا ہم نے اوّلین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا اوّلین سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے ادصیار کی اطاعت میں مرسلین کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا۔ مجرم سے مراد مجرم آلِ محمد ہیں جنھوں نے آنحضرت کے وصی کے ساتھ کیا جو کیا۔

میں نے پوچھا متقین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ ہم اور ہمارے شیعہ، ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

میں نے کہا۔ سورۂ نبا کی اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اس روز روح اور ملائکہ صف بہ صف کھڑے ہوں گے الخ۔
فرمایا امام علیہ السلام نے، اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے

میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا، ہم خدا کی تحمید و تمجید کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ ہمارا رب اس کو رد نہ کریگا۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب فجار سجین میں ہے۔ فرمایا یہ فجار وہ لوگ ہیں جنھوں نے حق آئمہ غصب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیرالمومنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

ابوبصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ جس نے میرے ذکر سے روگردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہوگئی۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیرالمومنین سے روگردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے